دخل ہے' اور دوسروں کا "خون جگر" کتنا ہے" (ص ۴۳-۴۷)۔ "پاکستان میں اقبالیاتی ادب" سب سے زیادہ وقیع مضمون ہے۔ اس میں وہ سوال اٹھاتے ہیں: "کیا اقبال کے پاکستان میں کسی مقتدرہ اقبالیات کا قیام ممکن نہیں' جو اقبال کا استحصال کرنے والوں کا محاسبہ کرے؟" (ص ۱۴۲) اور آگے چل کر سلیم احمد کا یہ سوال بھی دہراتے ہیں: "ہمارے شعرا کے تخلیقی وجدان نے اقبال کے اثرات کیوں نہیں قبول کیے؟ اور ہمارے اہم ترین نقادوں نے اقبال سے خاطرخواہ اعتنا کیوں نہیں کیا؟" (ص ۱۴۴)۔

"اردو میں سوانح نگاری" (ص ۸۱-۹۹) ایک اچھوتا مضمون ہے۔ جس میں اردو کے سوانحی ادب کا جائزہ لیتے ہوئے مصنف بتاتے ہیں: "ایک اچھی سوانح عمری کی کوئی تعریف متعین نہیں کی جا سکتی' مگر یہ ضرور ہے کہ وہ' صاحب سوانح کی حیات و شخصیت' خدمات اور کارناموں کے بارے میں ہماری معلومات میں اس طور اضافہ کرتی ہے کہ ہمارے ذہن مسرت و بصیرت سے اور قلب' نور و حرارت سے روشن ہو جاتے ہیں" (ص ۹۳)۔ "ہمارے نقاد سوانح نگاروں سے معروضیت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ مطالبہ بجا ہے' مگر سوال یہ ہے کہ معروضیت اور غیر جانب داری کیا ہے؟ اور کیا کسی سوانح نگار کے لیے پوری طرح معروضی ہونا ممکن ہے؟ ہمارے ہاں معروضیت کا شاخسانہ زیادہ تر مغربی اثرات کے تحت پیدا ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اہل مشرق' روایت پرست' وضع دار اور ایک دوسرے کا لحاظ کرنے والے ہیں۔ ان کے لیے مغربیوں کی سی بے نیازی' بدلحاظی اور بے مروتی اختیار کرنا ممکن ہی نہیں' لہٰذا ان سے مغربی انداز کی معروضیت کا مطالبہ کچھ بے جا سا ہے' اور اس کی پذیرائی کے امکانات کم سے کم تر ہیں" (ص ۹۴)۔ "سوانح نگاری تاحال ایک مستحکم اور جان دار علمی روایت نہیں بن سکی" (ص ۹۷)۔

تحقیقی و تنقیدی موضوعات کے باوجود کتاب کا اسلوب بیان دل کش اور دل آویز ہے۔ "بھارت میں ادبی اور لسانی تحقیق" میں تشنگی محسوس ہوتی ہے' جب کہ "حیات ظفرعلی خاں کا ایک ورق" کتاب کے مجموعی مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا۔ "اذان اقبالیات' کلیساؤں کے شہر میں" بلجیم کی اقبال کانفرنس کی دل چسپ روداد ہے۔ کتابت و طباعت معیاری ہے (س - م - خ)۔

جنگ جاری رہے' سلیم ناز بریلوی مرحوم۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز' شاہ عالم مارکیٹ' لاہور۔ صفحات: ۲۳۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

سلیم ناز بریلوی کی شاعری نے جہاد کشمیر میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے' بلکہ ان کے پُرجوش اور پُرعزم ترانوں نے جہادی سرگرمیوں میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر کا بھارتی گورنر جگ موہن سکسینہ یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ "ان ترانوں اور گیتوں میں اس قدر اپیل ہے کہ ان کو سن کر مردے بھی قبر